السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں آڑھت کا کاروبار کرتا ہوں اس کے ساتھ زمیندارہ بھی کررکھا ہے۔ جس رقبہ پر کاشتکاری کرتا ہوں وہ میں نے ٹھیکہ پرلیا ہوا ہے کاشتکاری پر جوخرچ آتا ہے وہ رقم آڑھت کے ہی سرمایہ سے لیتا ہوں اور میں نے اس رقم کی زکوٰۃ ادا کرر کھی ہے۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ پیداوار کا عشر ٹھیکہ کی رقم منہا کرکے ادا کرنا ہے یا مجھے کل پیداوار سے ادا کرنا ہوگا، نیز جو رقم میں آڑھت کے سرمایہ سے زمیندارہ پر خرچ کرتا ہوں اسے بطور قرض شمار کرکے خود کو مقروض قرار دے سکتا ہوں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہم نے اہلحدیث مجریہ، ۱۱ اپریل ۲۰۰۴ شمارہ نمبر ۱۴ میں عشر سے متعلق ایک فتویٰ میں لکھا تھا کہ اگر زمین کو ٹھیکے پر دے دیا جائے تو زمیندار چونکہ زمین کا مالک ہوتا ہے وہ ٹھیکے کی اس رقم کو اپنی مجموعی آمدنی میں شامل کرکے زکوٰۃ ادا کرے گا بشرطیکہ وہ نصاب کو پہنچ جائے اور اس کی ضروریات سے فاضل ہو، نیز اس پر سال بھی گزر جائے۔ زمین ٹھیکے پر لینے والا کاشت کرنے میں خود مختار ہوتا ہے اور پیداوار کا مالک بھی وہی ہوتا ہے تو وہ صاحب اختیار ہونے کی حیثیت سے عشر ادا کرے گا۔ ٹھیکے کی رقم اس سے منہا نہیں کی جائے گی۔ اس پر مزید عرض ہے کہ ایک آدمی زمین خرید لیتا ہے اور اس کا مالک بن جاتا ہے۔ خریدنے کے لئے ادا شدہ رقم کو زرعی پیداوار سے منہا نہیں کیا جاتا بلکہ کل پیداوار سے عشر ادا کیا جاتا ہے، اسی طرح ٹھیکے پر زمین کاشت کرنے والا بھی ایک یا دو سال تک زمین کا مالک ہی ہوتا ہے وہ بھی ٹھیکہ کی رقم کو پیداوار سے منہا نہیں کرے گا بلکہ وہ زمین کی مجموعی پیداوار سے عشر ادا کرے گا۔ اگر اس نے قرض لے کر ٹھیکہ ادا کیا ہے تو اس کی دو صورتیں ہیں:

1۔ وہ قرض کسی دوسرے شخص سے لیا ہے اور وہ اس کے ذمے واجب الادا ہے۔ ایسا قرض پیداوار سے منہا کیا جائے گا اس کے بعد جو پیداوار فاضل ہوگی اس سے عشر ادا کرنا ہوگا۔

2۔ وہ ''قرض'' اس نے اپنے ہی کسی کاروبار سے لے کر زمین کا ٹھیکہ ادا کیا ہے اور اس کے ذمے واجب الادا نہیں ہے، اس قسم کا ''قرض'' پیداوار سے منہا نہیں ہوگا۔ صورت مسئولہ میں سائل نے اپنے ہی ایک کاروبار آڑھت سے رقم نکال کر ٹھیکہ ادا کیا ہے یہ ایسا قرض نہیں ہے جو اس کے ذمہ واجب الادا ہو، لہٰذا اس صورت میں وہ ''مقروض'' شمار نہیں کیا جائے گا۔ اسی طرح بعض لوگ پیداوار کے سلسلہ میں اٹھنے والے اخراجات کو پیداوار سے منہا کرنے کی گنجائش تلاش کرتے ہیں کاشتکار کو متعدد مالی اخراجات کی وجہ سے پیداوار نصف عشر، یعنی بیسواں حصہ دینے کی رعایت دی گئی ہے اگر اس رعایت کے باوجود ٹھیکہ کی رقم، کھاد، سپرے کے اخراجات اور کٹائی کے لئے تھریشر کی مزدوری بھی منہا کر دی جائے تو اس کے بعد باقی کیا بچے گا جس سے عشر ادا کیا جائے، لہٰذا ہمارا رجحان یہ ہے کہ کاشت کار کسی قسم کے اخراجات منہا کئے بغیر اپنی کل پیداوار سے بیسواں حصہ بطور عشر ادا کرے بشرطیکہ اس کی پیداوار پانچ وسق تک پہنچ جائے۔ جس کا جدید نظام کے مطابق 630 کلوگرام وزن بنتا ہے۔ اگر اس سے کم ہے تو عشر نہیں ہے، ہاں، اگر وہ چاہے تو فی سبیل اللہ دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ [واللہ اعلم بالصواب]

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:218